خطبہ جمعہ

١٦/٢/١٤٤٥ ھ | 2023/9/1 م

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر

عبد المحسن بن محمد القاسم

امام وخطیب مسجد نبوی

زیر عنوان

سچے خواب

a-alqasim.com

سچے خواب [1]

پہلا خطبہ:

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں، اور اپنے نفس کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی برائی سے اس کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت سے محروم رکھے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ پر اور آپ کے آل واصحاب پر اللہ کی رحمتیں اور بے شمار سلامتی نازل ہو۔

حمد وثنا کے بعد!

اللہ کے بندو! کما حقہ اللہ کا تقوی اختیار کرو، اور خلوت اور سرگوشی میں اس کی نگرانی کا خیال کرو۔

اے مسلمانو!

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو ظاہری وباطنی ہر طرح کی نعمتوں سے نوازہے، بیداری کی حالت میں بھی تو کبھی نیند کی حالت میں، اللہ نے اپنی حکمت کے پیش نظر مخلوق سے علم غیب کو مخفی رکھا، چنانچہ غیب کی معرفت حاصل کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، سوائے اس کے کہ جس سے اللہ اپنے رسولوں کو واقف کراتا ہے، اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلَىٰ غَيۡبِهِۦٓ أَحَدًا ۞

إِلَّا مَنِ ٱرۡتَضَىٰ مِن رَّسُولٖ فَإِنَّهُۥ يَسۡلُكُ مِنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ رَصَدٗا﴾

ترجمہ: وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ہاں جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو

(1) یہ خطبہ جمعہ کے دن مؤرخہ 16 صفر سنہ 1445ھ کو مسجد نبوی میں پیش کیا گیا۔

اس (کو غیب کی باتیں بتادیتا اور اس) کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کردیتا ہے..

اللہ تعالی کے باطنی انعام اور اس کی حیرت انگیز کاری گری کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ اس نے نبوت کا ایک حصہ ان غیبی امور کی معرفت کے لیے باقی رکھا جس سے اپنی مشیئت کے مطابق اپنے بندوں کو خواب میں مطلع کرتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: "نبوت میں سے اب صرف مبشرات رہ گئی ہیں؟ صحابہ نے دریافت کیا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: (مبشرات) اچھے خواب ہیں" [صحیح بخاری]۔ایسے خواب میں اللہ کے بے مثال علم اور اس کے لطف وکرم کا ایسا مظہر ہوتا ہے جس سے مؤمن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، چنانچہ یہ خواب اسے ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں ایسی معلومات فراہم کرتا ہے جو اسے کاہن وغیرہ کی کذب بیانی سے بے نیاز کردیتی ہیں،ایسے خواب میں خیر وبھلائی کی ترغیب دی جاتی، برائی سے روکا جاتا اور خوش خبری دی جاتی ہے یا ڈرایا جاتا ہے۔

شریعت میں خواب کا بڑا عظیم مقام ومرتبہ ہے، یہ خواب سخت آزمائش اور شدید مشکلات کے وقت انبیاء کا سہارا ہوا کرتا تھا، دیگر لوگوں کے بالمقابل انبیاء کے لیے یہ خواب وحی ہوا کرتا تھا،ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے عرض کیا:

﴿يَٰبُنَيَّ إِنِّيٓ أَرَىٰ فِي ٱلۡمَنَامِ أَنِّيٓ أَذۡبَحُكَ﴾.

ترجمہ: میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

خواب کو سچ کر دکھانے اور اپنے رب کی فرماں برداری کرنے کی وجہ سے اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کا مقام ومرتبہ بلند کردیا، چنانچہ نسل در نسل ان کا ذکر خیر باقی رکھا،اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِي ٱلۡأٓخِرِينَ ۞ سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِبۡرَٰهِيمَ ۞ كَذَٰلِكَ نَجۡزِي ٱلۡمُحۡسِنِينَ﴾

ترجمہ: اور ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو۔ ہم نیکو کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔.

یوسف علیہ السلام کی زندگی کا آغاز بھی خواب ہی سے ہوا:

﴿يَـٰٓأَبَتِ إِنِّى رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِى سَـٰجِدِينَ﴾

ترجمہ: ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج چاند کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کررہے ہیں۔

یہ خواب اس کے لیے اللہ کی نصرت وعزت کی شکل میں شرمندہ تعبیر ہوا:

﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى ٱلْعَرْشِ وَخَرُّوا۟ لَهُۥ سُجَّدًا ۖ﴾

ترجمہ: اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور پھر سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔

اس امت کے لیے اولین خیر وبھلائی اور سب سے پہلی روشنی کا آغاز بھی خواب سے ہی ہوا، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں کی صورت میں ہوئی۔ آپ جو کچھ خواب میں دیکھتے وہ سپیدہ صبح کی طرح نمودار ہو جاتا" (متفق علیہ)۔

غزوہ بدر میں اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں فتح ونصرت کی بشارت دی، جب آپ نے اس کی خبر صحابہ کرام کو دی تو ان کے دل مضبوط ہوئے اور وہ دشمنوں پر حملہ کرکے ان کو مارنے لگے۔

﴿إِذْ يُرِيكَهُمُ ٱللَّهُ فِى مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَىٰكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَـٰزَعْتُمْ فِى ٱلْأَمْرِ وَلَـٰكِنَّ ٱللَّهَ سَلَّمَ ۗ﴾

ترجمہ: جب کہ اللہ تعالی نے تجھے تیرے خواب میں ان کی تعداد کم دکھائی، اگر ان کی زیادتی دکھاتا تو تم پست ہمت ہو جاتے اور اس کام کے بارے میں آپس میں اختلاف کرتے لیکن اللہ تعالی نے بچا لیا۔

نیز اللہ نے اپنے نبی کو مدینہ کے اندر فتح مکہ کے بارے خواب میں دکھا دیا، جس کو اللہ نے اس کے لئے ایک سال کے بعد فتح کیا۔

﴿لَّقَدۡ صَدَقَ ٱللَّهُ رَسُولَهُ ٱلرُّءۡيَا بِٱلۡحَقِّۖ لَتَدۡخُلُنَّ ٱلۡمَسۡجِدَ ٱلۡحَرَامَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمۡ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَۖ﴾

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالی نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ آپ یقیناً پورے امن وامان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہونگے، سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی خواب دیکھتے، تو اس کو صحابہ سے بیان کرتے تھے، چنانچہ کبھی کبار جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوتے اور دریافت کرتے: (تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا؟" (متفق علیہ)۔

اذان کی مشروعیت بھی خواب ہی کے ذریعہ ہوئی بایں طور کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے (اذان والے) خواب کی تصدیق کی، صحابی کا بیان ہے: "جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ خواب میں دیکھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ ان شاء اللہ سچا خواب ہے۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اسے وہ کلمات بتاتے جاؤ جو تم نے دیکھے ہیں۔ وہ اذان کہے گا" (اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے)۔

ابن عبد البر فرماتے ہیں: "ہدایت یافتہ ائمہ کرام جیسے صحابہ وتابعین اور ان کے بعد آنے والے علمائے اسلام یعنی اہل سنت والجماعت کا اس پر ایمان لانے میں اجماع ہے"۔

خواب کی تین قسمیں ہیں، ان میں سے ایک برحق ہوتا ہے جو ضرور واقع ہوتا ہے، اور دو یا تو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں یا اڑتے اڑاتے پریشان خواب ہوتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: اچھا خواب اللہ کی طرف سے خوش خبری ہوتی ہے۔ ایک خواب شیطان کی طرف سے

غمگین کرنے کے لیے ہوتا ہے۔اور ایک خواب وہ جس میں انسان خود اپنے آپ سے بات کرتا ہے"۔(صحیح مسلم)

اچھے خواب سے مؤمن کو خوشی ملتی ہے نہ کہ دھوکہ وفریب،اچھا خواب نبوت کا ایک حصہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک (چھیالیسواں) حصہ ہے"۔(متفق علیہ)

یہ ان بشارتوں میں سے ہے جو نبوت کے بعد بھی باقی رہنے والی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

﴿لَهُمُ ٱلۡبُشۡرَىٰ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِۚ﴾

ترجمہ:ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اس سے مراد اچھا اور نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھتا ہے"۔(اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے)

سچا خواب نبوت کا ایک حصہ ہے اور نبوت وحی سے عبارت ہے، جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے وہ در اصل اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے کہ اللہ نے اسے وہ چیز دکھائی جسے در اصل اس نے دیکھا ہی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: "سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھ کی طرف ایسی بات دیکھنے کی نسبت کرے جو اس نے نہیں دیکھی"۔(صحیح بخاری)

ایسے شخص کو سخت سے سخت سزا دینے کے لیے قیامت کے دن ایسے کام کا حکم دیا جائے گا جس کی اس کے اندر قدرت ہی نہیں ہوگی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا ہی نہ ہو تو قیامت کے دن اسے جو کے دو بالوں کو ایک دوسرے سے گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا جسے وہ ہرگز نہ کر سکے گا"۔(صحیح بخاری)

سچا خواب گرچہ نیک لوگوں کے ساتھ خاص ہوتا ہے البتہ بعض اوقات دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی پیش آسکتا ہے، چنانچہ یوسف علیہ السلام نے جیل کے دو ساتھیوں کے خواب کی جیسی تعبیر کی وہی تعبیر واقع بھی ہوئی، کافر بادشاہ نے خواب میں سات گائے دیکھے تو آپ نے اس کی جو تعبیر بیان کی وہ بھی برحق ثابت ہوئی، امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب باندھا ہے: "قیدیوں، فسادانگیزوں اور مشرکوں کے خواب کا بیان"۔ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بسااوقات کافر کا خواب بھی سچ ثابت ہوتا ہے، لیکن اس وقت یہ خواب نبوت کا حصہ نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا شمار مبشرات میں ہوتا ہے، بلکہ اسے اور دیگر لوگوں کو ڈرانے اور وعظ و نصیحت کرنے کے لیے (اللہ تعالی ایسا کرتا ہے)"۔

دن میں دیکھے جانے والے خواب بھی رات کے خواب ہی کی طرح برحق ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) ام حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے یہاں قیلولہ کیا، اسی دوران آپ نے ایک خواب دیکھا جو آپ نے ام حرام سے بیان بھی کیا"۔ (متفق علیہ)

جو شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند آئے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اس پر اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے اور اسے اپنے لیے بشارت سمجھے اور جس سے چاہے وہ خواب بیان کرے، لیکن حاسد اور مکار سے اپنا خواب نہ بیان کرے، یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

﴿قَالَ يَٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰٓ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا۟ لَكَ كَيْدًا﴾

ترجمہ: یعقوب علیہ السلام نے کہا: پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں۔

جو شخص کوئی ناگوار خواب دیکھے تو مسنون طریقہ ہے کہ اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے، اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھوکے، اپنا پہلو بدل لے اور کسی سے بھی وہ خواب بیان نہ کرے اور اٹھکر نماز پڑھے، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اگر ان تمام طریقوں میں سے بعض طریقے پر بھی عمل

کر لے تو إن شاء اللہ اس کے نقصان سے بچنے کے لیے کافی ہو گا جیسا کہ احادیث میں اس کی وضاحت آئی ہے"۔

خواب کی تعبیر انبیائے کرام اور اہل ایمان کے علوم میں سے ہے، یہ ایک نادر علم ہے جس میں اللہ کی نوازش اور انسان کی ذاتی کاوش دونوں ہی شامل ہوتی ہیں، یہ ایک نعمت ہے جس سے اللہ جسے چاہتا ہے نوازتا ہے، اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے تعلق سے خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلِنُعَلِّمَهُۥ مِن تَأۡوِيلِ ٱلۡأَحَادِيثِۚ﴾

ترجمہ: تاکہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں۔

خواب کی تعبیر دراصل ایک قسم کا فتوی ہے جس میں بغیر علم کے طبع آزمائی کرنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں، یوسف علیہ السلام نے (جیل کے) دو نوجوانوں سے کہا:

﴿قُضِيَ الأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾

ترجمہ: تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔

اور بادشاہ نے کہا:

﴿أَفۡتُونِي فِي رُءۡيَٰيَ﴾

ترجمہ: میرے اس خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو۔

نوجوان نے یوسف سے کہا:

﴿ أَفۡتِنَا فِي سَبۡعِ بَقَرَٰتٍ ﴾

ترجمہ: آپ ہمیں اس خواب کی تعبیر بتائیے کہ سات گائیں....

خواب کی تعبیر کا دار و مدار قیاس و تمثیل اور معقولات و محسوسات کے باہمی ربط کو سمجھنے پر ہے، ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قرآن کی تمام تر مثالیں علم تعبیر کے اصول و قواعد سے عبارت ہیں، لیکن (ان سے وہی شخص مستفید ہو سکتا ہے) جس کے اندر ان امثال سے رہنمائی حاصل کرنے کی بہترین صلاحیت موجود ہو، اسی طرح جس نے قرآن کو سمجھ لیا وہ قرآن فہمی کے ذریعہ خواب کی سب سے اچھی تعبیر کر سکتا ہے، تعبیر کے جو درست اصول و قواعد ہیں وہ قرآن کی روشنی میں ہی وضع کیے گئے ہیں"۔

جو شخص اپنے خواب کی تعبیر حاصل کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ صرف تعبیر کے ماہر سے ہی اس کی تعبیر طلب کرے، کیوں کہ ہر وہ شخص جو مسند علم پر بیٹھ جائے ضروری نہیں کہ وہ خواب کی اچھی تعبیر بھی پیش کر دے، اور نہ وہ شخص ہی تعبیر کا اہل ہے جو صرف کتابوں کی روشنی میں تعبیر کرتا ہے، کیوں کہ خواب کا تعلق لوگوں کی شخصیات اور زمان و مکان سے ہوا کرتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا: "کیا ہر شخص خواب کی تعبیر کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا نبوت کے ساتھ کھلواڑ کیا جا سکتا ہے؟!"۔

جسے اللہ نے خواب کی اچھی تعبیر کرنے کی صلاحیت دی ہو اسے چاہیے کہ تقوی الہی کو لازم پکڑے، ریا و نمود اور شہرت طلبی سے دور رہے، اپنے پروردگار سے مدد اور راست روی کی دعا کرے اور خود پسندی سے خبردار رہے کیوں کہ اس سے نعمتیں چھن جاتی ہیں، بلکہ اس نعمت پر اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے، یوسف علیہ السلام نے اللہ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا:

﴿رَبِّ قَدْ ءَاتَيْتَنِي مِنَ ٱلْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ﴾

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔

مفتی، تعبیر کرنے والا اور ڈاکٹر لوگوں کے ایسے راز اور عیوب سے واقف ہوتے ہیں جن سے دوسرے لوگ واقف نہیں ہوتے، اس لیے انہیں چاہیے کہ جن چیزوں کی پردہ پوشی ضروری ہے ان پر پردہ ڈالے رکھیں۔

سچے خواب لا محالہ واقع ہو کر رہتے ہیں، خواہ ان کی تعبیر کی جائے یا نہیں، چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام سے کہا:

﴿لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ﴾.

ترجمہ: اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا۔

اور اس خواب کی تعبیر نہیں کی، اس کے باوجود یہ خواب واقع ہو کر رہا، تعبیر کرنے والا صرف اس خواب کی حقیقت بیان کرتا ہے، ممکن ہے کہ درست تعبیر کرے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے خطا ہو جائے، جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک خواب کی تعبیر کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: "کچھ تعبیر تو صحیح ہے اور کچھ غلط ہے"۔ (متفق علیہ)

رہی بات تعبیر واقع ہونے کی وقت کی تو کبھی فوراً بھی واقع ہو سکتی ہے اور کبھی اس کے وقوع میں تھوڑی یا زیادہ تاخیر بھی ہو سکتی ہے، عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ نے فرمایا: "یوسف علیہ السلام کا خواب چالیس سال کے بعد شرمندہ تعبیر ہوا، اور خواب کی تعبیر کی یہی اکثر مدت ہے"۔ مسلمان کو یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالی اس کے حق میں جو فیصلہ کرتا ہے اسی میں خیر ہے، خواہ وہ جلدی ہو یا تاخیر سے۔

اے مسلمانو!

جب نبوت اور آثارِ نبوت کا زمانہ دور ہو جائے گا تو اللہ تعالی مومنوں کے لیے (نبوت کی کسر) خواب سے پوری کرے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: "جب (قیامت) کا زمانہ قریب ہو جائے گا تو مؤمن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا"۔ (متفق علیہ)، البتہ جس زمانے میں نبوت کا نور آب وتاب کے ساتھ اپنی کرنیں بکھیر رہا تھا اس زمانے میں اس کے نور کا ظہور اور اس کی قوت وتابانی خوابوں سے بے نیاز کر دیتی تھی۔

سب سے سچے خواب اس شخص کے ہوتے ہیں جو بیداری کی حالت میں سب سے سچا ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے ان کے خواب زیادہ سچے ہوں گے جو بات میں زیادہ سچے ہوں گے" (صحیح مسلم)۔

ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص بیداری کی حالت میں عام طور پر صداقت وراست بازی پر قائم رہے، نیند کی حالت میں بھی اس کی یہ کیفیت برقرار رہتی ہے چنانچہ وہ سچا خواب ہی دیکھتا ہے، برخلاف جھوٹے اور ملاوٹ کرنے والے انسان کے، کیوں کہ اس کے دل میں بگاڑ اور تاریکی پیدا ہو جاتی ہے، چنانچہ وہ ملے جلے اور اڑتے اڑاتے پریشان خواب ہی دیکھتا ہے"۔

اس لیے آپ اپنی بات چیت میں صداقت وراست بازی کو لازم پکڑیں اور تقوی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں، دنیا وآخرت کی بھلائی سے سرفراز ہوں گے۔

أعوذ باللّٰه من الشَّيطان الرَّجيم

﴿وَرَفَعَ أَبَوَيۡهِ عَلَى ٱلۡعَرۡشِ وَخَرُّواْ لَهُۥ سُجَّدٗاۖ وَقَالَ يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأۡوِيلُ رُءۡيَٰيَ مِن قَبۡلُ قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّي حَقّٗاۖ﴾.

ترجمہ: اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ تب کہا کہ اباجی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔

اللہ تعالی قرآن مجید کی برکت سے مجھے اور آپ سب کو مالا مال کرے...

دوسرا خطبہ:

اللہ تعالی کے احسانات پر اس کے لیے ہر قسم کی تعریفیں ہیں، اس کی توفیق اور احسان مندی پر اس کا شکر ہے، اور میں رب کی عظمت و شان کا اظہار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، نیز میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ پر اور آپ کے آل واصحاب پر بے شمار درور (صلاۃ) وسلام نازل ہو۔

اے مسلمانو!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی دین بھی مکمل ہو گیا اور خواب سے کوئی بھی (شرعی) حکم ثابت نہیں ہوتا، شاطبیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "خواب کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے خصوصی بشارت ملتی ہے یا خوف دلایا جاتا ہے، لیکن اس سے احکام مستنبط نہیں ہوتے"۔

اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے محفوظ رکھا ہے کہ شیطان آپ کی مشابہت اختیار کرے، چنانچہ جس نے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس نے حقیقت میں آپ ہی کو دیکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: "جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، کیوں کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا" (متفق علیہ)۔ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ دوسروں سے زیادہ بہتر ہے، اور جو شخص آپ کو سنت اور سیرت میں وارد شکل وصورت کے علاوہ کسی اور شکل میں دیکھے یا آپ کو کسی باطل کام کا حکم دیتے ہوئے دیکھے تو در اصل یہ اڑتے اڑاتے پریشان خواب ہیں (جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں یا انسان کی اپنے نفس سے گفتگو ہوتی ہے) اور ساری بھلائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مضمر ہے۔

نیز آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ نے آپ کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے....

خطبة الجمعة

١٦/٢/١٤٤٥ هـ | 2023/9/1 م

فضيلة الشيخ

د. عبد المحسن بن محمد القاسم

إمام وخطيب المسجد النبوي الشريف

بعنوان

الرؤيا في المنام

مترجمة باللغة الأدرية

a-alqasim.com